قرآن حکیم کی آیات حلت و حرمت

پروفیسر ڈاکٹر محمد طفیل
فیکلٹی آف اصول الدین
بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری کتاب ہے۔ یہ اسی طرح محفوظ اور موجود ہے جس طرح اسے اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی ﷺ پر نازل فرمایا۔ اس کی عبارات، سورتیں، آیات اور الفاظ و حروف اسی طرح متداول اور معروف ہیں جس طرح عصر رسالت میں مرتب ہوئے۔ اس کے مفاہیم و مطالب، اس کے اوامر و نواہی اور اس کے احکام نہ صرف روز اول سے ہی مرتب و مدون ہو گئے تھے بلکہ اپنے نزول سے آج تک قابل عمل ہیں اور مسلمان قرآن حکیم کے ایک ایک حکم پر عمل پیرا ہیں۔

قرآن حکیم کا موضوع انسان ہے۔ اس لئے قرآن حکیم هُدًى لِلْمُتَّقِينَ، هُدًى لِلْمُؤْمِنِينَ ہونے کے ساتھ ساتھ هُدًى لِلنَّاسِ یعنی پوری انسانیت کیلئے کتاب ہدایت ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن حکیم نے احکام عطا کرتے وقت صرف مسلمانوں کو مخاطب نہیں کیا۔ بلکہ اس میں اہل کتاب، اولاد آدم، انسان اور پوری بشریت کو جابجا مخاطب کیا گیا ہے۔ اسی طرح اگر قرآن حکیم کے عطا کردہ حلال و حرام پر غور کیا جائے تو یہ حقیقت بھی سامنے آتی ہے کہ ان احکام پر عمل کرنا مسلمانوں کیلئے یقیناً باعث سعادت اور ذریعہ نجات ہے۔ لیکن یہ احکام انسانوں کے لیے یکساں مفید، قابل عمل اور خوشگوار زندگی گزارنے کی ضمانت فراہم کرتے ہیں.

کتاب مبین جس طرح انسان کو مخاطب کرتی ہے اسی طرح وہ انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے. زندگی کے ہر پہلو اور اس کی ضرورتوں کے بارے میں اصولی احکام قرآن حکیم میں ملتے ہیں. چنانچہ عقائد، اعمال، عبادات، معاملات، مناکحات، اخلاق اور انسانی زندگی کے آداب کے بارے میں قرآنی احکام بکثرت ملتے ہیں۔ یہ احکام سابقہ شریعتوں کے احکام میں اضافہ بھی کرتے ہیں، جدید احکام پر بھی مشتمل ہیں۔ اور ایسے امور سے بھی آگاہ کرتے ہیں جو انسان کو آئندہ زندگی میں پیش آئیں گے۔

قرآن مجید نے حرام و حلال کا وسیع نظام مرتب کیا ہے۔ جو معروف قرآنی اسلوب کے مطابق پورے متن قرآن میں جابجا موجود ہے۔ قرآنی احکام اور اس کا نظام حلت و حرمت انسان کے مرتب کردہ دساتیر یا ضابطہ ھائے اخلاق کی طرح نہیں ہے کہ ایک ہی مقام پر دفعات کی شکل میں حلال و حرام کے تمام ضابطے اور احکام بیان کر دیئے جائیں بلکہ قرآن حکیم موضوعات کا ایک تازہ گلدستہ ہے جس میں احکام بھی شامل ہیں جو قرآن مجید کی مختلف سورتوں اور اس کی مختلف آیات میں جابجا موتیوں کی طرح جڑے ہوئے ہیں اور حلت و حرمت کا ہر حکم اپنی جگہ اہم ہے۔ اگر اسے اپنی جگہ سے جدا کیا جائے تو نہ صرف سلامت عبارت، حسن بیان اور خوبی معانی متاثر ہوگی بلکہ بعض تاریخی واقعات کا تسلسل سابقہ اقوام و ملل کے قصص، قرآنی تمثیلات اور مثالیں بے معنی اور بے محل قرار پائیں گی۔

قرآن حکیم آیات کے مجموعے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ کتاب ہدایت اس طرح نازل فرمائی کہ اس کی ہر سورت ایک اکائی ہے۔ اس میں آیات ہیں۔ جو ہر سورت میں کم و بیش ہیں۔ مزید بر آں ہر آیت، مجموعہ آیات یا ہر جزو آیت کسی نہ کسی اطلاع، خبر، تاریخی واقعہ کی کڑی یا حکم پر مشتمل ہے۔ اس لئے قرآن فہمی کے لئے عموماً اور آیات تحریم و تحلیل کے مطالعے کے لئے خصوصاً ہر آیت پر توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ قرآن حکیم کے بحر ذخار سے احکام کے منتشر موتی سمیٹنا دشوار ہوگا۔

قرآن حکیم میں کل 114 سورتیں ہیں۔ جن میں سب سے طویل سورۃ البقرہ ہے۔ جو 286 آیات پر مشتمل ہے۔ جبکہ سب سے چھوٹی سورت تین آیات پر مشتمل ہے۔ اسی طرح آیات کا حجم بھی چھوٹا بڑا ہوتا ہے۔ چنانچہ سب سے بڑی آیت سورۃ البقرہ کی آیت نمبر 282 ہے۔ جو 135 الفاظ پر مشتمل ہے جبکہ قرآن حکیم کی سب سے چھوٹی آیت عموماً تین حروف و الفاظ پر مشتمل ہوتی ہے۔ کسی بھی چھوٹی بڑی آیت میں حلت و حرمت کے بارے میں ایک یا زیادہ احکام ہوتے ہیں۔ لیکن یہ امر واضح رہے کہ قرآن حکیم کی تمام آیات احکام پر محیط نہیں ہوتیں کیونکہ قرآنی آیات کے متعدد اور متنوع موضوعات ہیں۔ اسی طرح ایک آیت، جزو آیت یا مجموعہ آیات کئی کئی احکام پر مشتمل ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایک لفظ سے ایک یا زیادہ احکام حاصل ہوتے ہیں۔ کتاب مبین میں کل آیات چھ ہزار سے زائد ہیں۔ جن میں وعدہ و وعید، اوامر و نواھی، تحلیل و تحریم تسبیح و تحلیل، تذکرو موعظت، قصص و امثال اور مُقطّعات کی آیات شامل ہیں۔ مزید بر آں قرآنی آیات کی ایک بڑی تعداد توحید الٰہی کے دلائل، حشر اجساد، قیامت برپا ہونے اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت اور منصب نبوت سے بھی بحث کرتی ہیں۔

اگر کتاب الٰہی کی چھ ہزار سے زائد آیات مبارکہ میں سے ایسی آیات کا انتخاب کیا جائے جو مسلمانوں کو حلت و حرمت کے احکام عطا کرتی ہیں تو ایسی آیات کی تعداد بہت محدود ہے۔ ایسی آیات کی تعداد پانچ سو سے ایک ہزار تک ہو سکتی ہے۔ چنانچہ مسلمان علماء نے ان آیات کو اپنے مطالعے کا موضوع بنایا ہے اور ''احکام القرآن'' کے نام سے ہر

دور میں ایسی کتابیں مرتب ہوتی رہیں ہیں۔ جن میں قرآن حکیم کی آیات تحلیل و تحریم کی تفاصیل بیان کی جاتی رھیں۔اس طرح ''احکام القرآن'' کے نام سے قرآن فہمی کے لئے مسلمانوں نے ایک خاص علم ایجاد کیا اور پروان چڑھایا۔

احکام القرآن درحقیقت وہ فن ہے جس میں قرآن کریم کی آیات سے احکام الٰہی کا استنباط کیا جاتا ہے۔ قرآن حکیم کا یہی موضوع سب سے اھم ہے کیونکہ اس کتاب ہدایت کے نزول کا ایک ہی مقصد ہے کہ مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے احکام حلت و حرمت اور اوامر و نواھی سے آگاہ کیا جائے تاکہ وہ ان پر عمل پیرا ہو کر رضائے الٰہی اور سعادت دارین حاصل کر سکیں. کیونکہ تمام انبیائے کرام کی بعثت کتابوں اور صحیفوں کے نزول اور ان میں حلت و حرمت کے احکام بیان کرنے کا یہی مقصد ہے کہ انسان کو اس امر کا پابند بنایا جائے کہ وہ احکام الٰہی کے مطابق زندگی بسر کرے اور اسکے مقرر کردہ حلال و حرام پر عمل کرے۔اس لئے اصل چیز تو احکام ہی ہیں جو انسانی کامرانی کی کلید اور مسلمانوں کے لئے کامیابی کی نوید ہیں۔

قرآن حکیم کے بیان کردہ نظام حلال و حرام پر مسلمانوں نے فکری علمی اور عملی طور پر خصوصی توجہ دی۔ انھوں نے ایسی آیات کی اساس پر ایک خاص علم ترتیب دیا جو علم فقہ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جو اسلام کے حلال و حرام سے بحث کرتا ہے۔ قرآنی آیات میں حلت و حرمت کے بیان کردہ اصول و ضوابط اور ان کے دلائل کا تفصیلی مطالعہ کرکے مسلمانوں کے لئے امور حیات خورد و نوش، تعلقات و معاملات، عبادات و مناکحات اور اقوام سے لین دین میں جائز و ناجائز اور حلال و حرام کی نشان دہی کرتا ہے۔

جب ھم قرآن حکیم کو اسلامی شریعت کا پہلا اور بنیادی ماخذ قرار دیتے ہیں تو ھم سب سے پہلے ایسی قرآنی آیات کا مطالعہ کرتے ہیں جو حلت و حرمت کے احکام حلت و حرمت کے اسباب، حلال امور پر عمل کرنے، حرام چیزوں سے اجتناب کرنے نیز ان باتوں کے فوائد و نقصانات سے آگاہ کرتی ہیں۔ کیونکہ مسلمان اس امر کے پابند ہیں کہ وہ اپنے لئے تمام کے تمام جائز و ناجائز اور حلال و حرام امور کے لئے قرآن حکیم کو معیار بنائیں اگر مسلمانوں نے ایسا نہ کیا تو وہ فاسق، ظالم اور کافر قرار پائیں گے۔

سوال یہ ہے کہ انسان کے لئے حلت و حرمت کا معیار کیا ہے؟ ھمارے سامنے انسان کے بنائے ہوئے دساتیر، ضابطے اور قواعد ہیں۔ جو بعض امور کو اپنانے اور بعض امور سے اجتناب برتنے کی تاکید کرتے ہیں لیکن ان قوانین میں نہ کوئی بنیادی حکمت یا مصلحت سامنے آتی ہے نہ یہ قوانین غلطی اور تبدیلی سے خالی ہیں بلکہ انسانی قوانین بنتے، بدلتے اور بگڑتے رہتے ہیں جبکہ آیات تحلیل و تحریم جو احکام دیتی ہیں ان کی بنیاد انسانی مصالح و مفادات، سعادت دارین اور اخروی نجات پر ہے۔ چنانچہ قرآن حکیم میں کسی بھی امر کی حلت و حرمت کا یہی مقصد ہے کہ وہ انسان کے لئے

مفید ہے یا مضر ہے حلال چیز کے بجالانے میں انسان کی مصلحت اور حرام چیز کے ترک کرنے میں اس کی نجات اور بخشش مضمر ہے۔ قرآن حکیم کے حلال و حرام صرف اخروی نجات کی ضمانت ہی فراہم نہیں کرتے بلکہ یہی اصول اس کائنات میں انسان کو امن و سکون اور طمانیت مہیا کرتے ہیں کیونکہ یہ اصول اس قادر مطلق کے فراہم کردہ ہیں جو انسانی سرشت سے بخوبی آگاہ، اس کی ضروریات کا حقیقی کفیل ہے اور اس کی سعادت و کامرانی کو یقینی بناتا ہے۔ اس لئے قرآنی محرمات یقینی طور پر انسان کے لئے مضر ہیں اس ضرر کا تعلق انسانی زندگی کے مادی یا روحانی پہلوؤں سے ہوتا ہے اسی طرح قرآن حکیم کے حلال کردہ امور انسان کی دنیوی واخروی زندگی کے لئے مفید ہیں۔

قرآن حکیم انسانی عقل کو مخاطب کرتا اور اس کے دل پر اثر انداز ہوتا ہے۔ اس لئے وہ ہر ایسا طریق خطاب استعمال کرتا ہے جس سے یہ مقصد حاصل ہو۔ چنانچہ آیات تحلیل و تحریم میں مختلف انداز خطاب اپنائے گئے ہیں امر، ترغیب، ترھیب، ضمیر متکلم، ضمیر مخاطب، ضمیر غائب، واحد جمع، تذکیر و تانیث، ماضی، حال، مستقبل، تشبیہ، تمثیل، استعارہ نیز بالواسطہ وبلاواسطہ خطاب کے سبھی اسلوب قرآن نے اختیار کئے ہیں ان اسالیب سے نہ صرف بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے بلکہ ہر سطح کا مخاطب کلام کا مدعا بخوبی سمجھ جاتا اور اس پر عمل پیرا ہونے کے لئے تیار ہو جاتا ہے۔

اسلام کے اس اصول پر غور کیا جائے کہ وہ آسان دین ہے۔ احکام و نواھی اور حلت و حرمت کے احکام بتدریج نافذ کرتا ہے۔ سبھی آیات تحلیل و تحریم میں یہ وصف نمایاں نظر آتا ہے چنانچہ شراب کی حرمت کے بارے میں سورۃ البقرہ کی آیات 216 سورۃ النساء کی آیت 43 اور سورۃ المائدہ کی آیت 90 اس امر کی عمدہ مثالیں ہیں۔ اسی طرح کھانے پینے کی اشیاء کے بارے میں احکام بتدریج نازل ہوئے اس سلسلہ میں سورۃ النحل، سورۃ الانعام، سورۃ المائدہ اور سورۃ البقرہ کی متعلقہ آیات اس امر کی عکاس ہیں کہ تحلیل و تحریم کی آیات میں نہ صرف تدریجی عمل کو ملحوظ رکھا گیا بلکہ اجمال و تفصیل، حقیقت و مجاز، مجمل و مفصل جیسے سبھی اسلوب اپنائے گئے۔ تاکہ دین کے حلال و حرام امور بالکل واضح ہو جائیں۔ اور ان پر عمل کرنے میں کوئی دشواری نہ ہو۔

حلت و حرمت کا یہی قرآنی معیار ہے کہ جو چیز انسان کے لیے مفید ہے وہ حلال ہے اور جو مضر ہے وہ حرام ہے۔ یہ فائدہ اور نقصان انسان اپنے لیے خود متعین نہیں کر سکتا۔ کیونکہ وہ چیزوں کی اصلی تاثیر و حقیقت سے بخوبی آگاہ نہیں ہے۔ اس لئے اسے ان امور میں خالق کی ہدایت پر عمل کرنا ہوتا ہے۔ تحلیل و تحریم کے بارے میں جو معیار خالق کائنات نے مقرر کیا وہی انسان کے لیے مفید اور اسی کا حکم حتمی ہے۔ اس لئے قرآنی آیات تحلیل و تحریم میں جو امور جس طرح بیان ہوئے ہیں ان پر من و عن عمل کرنے میں ہی انسان کی سعادت اور نجات کا راز ہے۔ اسی لئے اللہ تعالی نے حکم دیا ہے کہ قرآن حکیم کے بیان کردہ حلال و حرام سے سر مو بھی انحراف نہ کیا جائے۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُو الاتُحَرِّمُوا طَيِّبَات مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلاَ تَعتدُوا ، اِنَّ اللّٰهَ لاَيُحِبُّ الْمُعْتَدِين وَ كُلُوا مِمَّا رَزَقَكُم حَلاَ لاَطَيِّباً (المائده ۸۶ ۔ ۸۷)

اے ایمان والو! اللہ تعالی کی حلال کردہ اشیاء کو اپنے لئے حرام نہ کرو، نہ ہی زیادتی کرو۔ اللہ تعالی زیادتی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اللہ تعالی نے تو حلال اور پاک رزق تمہیں فراہم کیا ہے، اسے کھاؤ۔

آیات تحلیل و تحریم کے احکام اس قدر حتمی ہیں۔ کہ ان کے مفہوم اور ان کی روح و مدعا میں کوئی تبدیلی نہیں لائی جاسکتی۔ ان آیات مبارکہ کا وہی مفہوم اور وہی تفسیر و تعبیر معتبر، قابل عمل اور اسلامی تعلیمات کا حصہ قرار پائے گی جو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے اور جس پر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالی اجمعین نے عمل کیا۔ اس لئے انسانوں کی بیان کردہ تعبیرات و تشریحات دین کا اسی حد تک حصہ بن سکتی ہیں۔ جس حد تک وہ متعلقہ آیات کی روح اور تقاضوں سے ھم آھنگ ہیں جبکہ دیگر انسانی اضافے قابل توجہ نہیں ہونگے اور نہ ہی دین کا حصہ قرار پائیں گے۔

یوں تو حلت و حرمت کی آیات زندگی کے تمام امور کا احاطہ کرتی ہیں۔ دین کے تمام مسائل بیان کرتی ہیں اور ایسے اصول فراھم کرتی ہیں جن پر غور کرنے سے روزمرہ کی زندگی میں پیش آنے والے جدید اور پیچیدہ مسائل کا حل تلاش کیا جاسکتا ہے تاھم اس جگہ ایسے امور کی نشاندہی کی جاتی ہے جو ان آیات کے خصوصی موضوعات شمار ہوتے ہیں۔

عقیدۂ توحید، عقیدہ رسالت اور عقیدہ آخرت کی تلقین کرنے کے ساتھ ساتھ آیات عبادات پر بھی کامل توجہ دیتی ہیں۔ لیکن انسانی معاملات ان آیات کا خاص موضوع ہیں۔ چنانچہ نکاح، طلاق، رضاعت، عدت، مہر، نان و نفقہ، کھانے پینے کی اشیاء کا حلال یا حرام ہونا، جانوروں کا شکار اور ذبیحہ، تجارتی امور، سود اور منافع میں فرق، جوئے کی حرمت، ناپ تول میں کمی، فضول خرچی کی ممانعت، انسانی جان کی حفاظت، خودکشی کی حرمت، قصاص و دیت کے اصول، چوری، بلوہ، ڈاکہ زنی کی ممانعت اور سزا، حجاب اور پردے کے احکام نیز ان خواتین کا بیان جن سے وقتی یا دائمی طور پر نکاح حرام ہے۔ خواتین کا احترام، انھیں مہر وراثت کی ادائیگی، خواتین سے حسن معاشرت اور حسن سلوک نیز انھیں روزی کمانے کے مواقع فراھم کرنے اور ملکیت کا حق دینا یہ اور اس طرح کے بے شمار احکام ہیں جو قرآن کریم کی آیات تحلیل و تحریم میں زیر بحث آتے ہیں۔

ان احکام کے کئی اوصاف ہیں۔

(۱) جس طرح قرآن حکیم دائمی اور ابدی کتاب ہے اسی طرح یہ آیات اور ان کے حلال و حرام بھی دائمی ہیں۔ جب سے قرآن حکیم نازل ہوا ہے تب سے ہی یہ احکام ہیں اور یہ احکام ہمیشہ قائم رہیں گے۔

(۲) یہ احکام کئی صدیوں سے قابل عمل ہیں۔ مسلمان ان پر مستقل طور پر عمل کر کے کامیاب زندگی بسر کر رہے ہیں۔ اسی طرح حلت و حرمت کے احکام آئندہ ہر جگہ، زمانے اور دنیا کے تمام خطوں میں قابل عمل رہیں گے۔ اس لئے کسی انسان کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ ان احکام کو محض فلسفہ یا اذکار رفتہ قرار دے کر مسترد یا ترک کر دے یا انھیں معطل اور منسوخ کر دے۔

(۳) اسی طرح یہ حلال و حرام اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ ہیں، جو انسانی مصالح اور مفاد سے بخوبی آگاہ ہیں اس لئے یہ حلال و حرام انسان پر بے جا پابندیاں نہیں بلکہ یہ ایسے اصول اور ضابطے ہیں جو انسان کو اس کے نفع و نقصان سے آگاہ کرتے اسے قابل عمل لائحہ عمل عطا کرتے اور اُسے سعادت مند زندگی گذارنے کا سلیقہ سکھاتے ہیں۔

(۴) قرآن حکیم کی آیات تحلیل و تحریم قواعد و ضوابط کا ایک خدائی تحفہ ہیں جو انسان کی کامرانی کا نقیب اور اس کی نجات کا داعی ہے۔ اس لئے ضروری ہے کہ مسلمان خصوصاً اور سب انسان عموماً ان احکام پر عمل کریں تاکہ اس کائنات میں امن و سکون، انسانی فلاح اور مسرتیں عام ہوں۔ اور مسلمان آخرت کی فوز و فلاح سے بہرہ ور ہوں۔

☆ ☆ ☆

گر تو می خواہی مسلمان زیستن
نیست ممکن جز بقرآن زیستن

(حکیم الامت علامہ اقبال)